بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

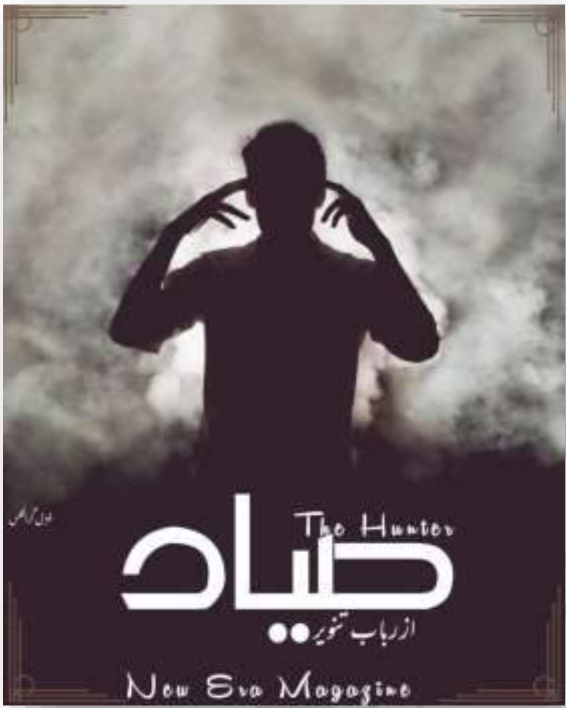

رباب تنویر نے یہ ناول (صیاد) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (صیاد) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

****

WEB SPECIAL NOVEL

****

"Conquer your lustful desires and your wisdom will be perfected."

(Imam Ali)

....

صبح کے دس بجے کا وقت تھا جب کلک کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا اور ہلکے گلابی رنگ کی فلورل گاؤن میں ملبوس حجر کمرے سے باہر نکلی. مڈل لینتھ بینگز میں کٹے اس کے بال معمول کے مطابق شانوں پر بکھرے تھے. لاؤنج میں قدم رکھتے ہی اس نے الہان کی تلاش میں نظریں ادھر ادھر دوڑائیں, جب وہ کہیں نظر نہیں آیا تو لاپرواہی سے کندھے اچکاتے ہوئے وہ ناشتے کے لیے کچن میں آ گئی. کچن ٹیبل پر کچھ رکھا دکھائی دیا تو وہ ٹیبل کے قریب گئی. وہاں ایک نوٹ چپکا تھا اور ساتھ ناشتے کی ٹرے رکھی گئی تھی.

وہ نوٹ اتار کر پڑھنے لگی.

"میں آفس جا رہا ہوں. دوپہر تک واپس آ جاؤں گا اور اکیلے کہیں مت جانا. باہر ڈرائیور موجود ہے کہیں جانا ہوا تو اس کے ساتھ چلی جانا." آخری سطر پڑھنے کے بعد حجر نے

New Era Magazine

دل میں ناشتے کے بعد تنہا باہر جانے کا پکا ارادہ کیا پھر وہ ناشتے کی جانب متوجہ ہوئی۔ وہاں دبئی کا روایتی ناشتہ یعنی بلالیط, بید ٹماٹ, خمیر اور ڈیٹ سیرپ موجود تھا۔ بید ٹماٹ انڈے اور ٹماٹروں کا آملیٹ تھا جبکہ بلالیط سویّاں تھیں جن میں زعفران, عرق گلاب, الائچی اور چینی کی مدد سے مٹھاس پیدا کی گئی تھی۔ دیکھنے میں یہ ڈشز اچھی لگ رہیں تھیں سو اس نے بلالیط چکھا۔ ذائقہ پسند آنے پر وہ کرسی گھسیٹ کر کچن ٹیبل کے قریب بیٹھی اور مزے سے ناشتے سے انصاف کرنے لگی۔ ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد وہ واپس اپنے کمرے میں گئی۔ کچھ دیر بعد دبئی کے رواج کے پیش نظر سر پر الہان کا دیا اسکارف اوڑھے خارجی دروازے کی جانب بڑھتی ہوئی دکھائی دی۔ الہان نے اسے منع کیا تھا اور اب اسے زچ کرنے کے لیے تنہا دبئی کی سڑکوں پر گھومنا حجر کے لیے لازم و ملزم تھا۔ پورچ میں گاڑی کھڑی نظر آئی تھی مگر وہ بے نیازی سے کیب کرواتے ہوئے بیرونی دروازے کی جانب بڑھ گئی۔ اسے گھر سے جاتے دیکھ کر سرونٹ کوارٹر سے ڈرائیور بھاگتا ہوا آیا اور عربی زبان میں اس سے کچھ کہنے لگا۔ وہ شاید دبئی کے مقامی باشندوں میں سے تھا تبھی عربی میں بات کر رہا تھا۔ عربی زبان میں کہا گیا ایک لفظ بھی اسے سمجھ نہیں آیا تھا مگر اس کے گاڑی کی جانب اشارہ کرنے سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ ڈرائیور اسے, اس کے ساتھ جانے کا کہہ رہا تھا۔ حجر نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے

اسے منع کیا پھر کیب کا انتظار کرنے لگی۔ اسے وہاں کھڑے کچھ ہی دیر ہوئی تھی جب کیب دروازے کے باہر رکی اور وہ جا کر گاڑی کی پچھلی سیٹ پر براجمان ہو گئی۔ دبئ میں کوئی خاص کام تو کرنے کے لیے اس کے پاس تھا نہیں تو اس نے شاپنگ پر جانے کا سوچا۔ وہ عتبہ کمال کی وجہ سے یہاں آئی تھی مگر الہان کی مدد کے بغیر وہ تفتیش نہیں کر سکتی تھی چونکہ الہان نے دبئ میں اپنے کانٹیکس استعمال کر کے معلوم کروایا تھا کہ عتبہ کمال نامی شخص نے کس ہسپتال میں فیونیرل ڈائیریکٹر کے طور پر کام کیا تھا اسلیے ہسپتال کا نام اسے ہی معلوم تھا۔ گاڑی میں بیٹھی حجر اس لمحے پچھتا رہی تھی کہ کاش اس نے الہان سے ہسپتال کا نام پوچھ لیا ہوتا تا کہ اسے اس پر انحصار نہ کرنا پڑتا۔ گاڑی مال کے باہر رکنے پر وہ سوچوں کے بھنور سے باہر نکلی اور پے کرنے کے بعد مال کی جانب بڑھنے لگی۔ تقریباً دو گھنٹے اس نے شاپنگ میں صرف کیے پھر اس نے کیفے کا رخ کیا۔ دبئ کے ڈش ٹرائے کرنے کی غرض سے اس نے چوکولالا اور ریڈ ویلوٹ کیک آرڈ کیا۔ یوں تقریباً تین گھنٹے باہر گزارنے کے بعد وہ شاپنگ بیگز تھامے گھر میں داخل ہوئی تو الہان کو لاؤنج میں، اپنے انتظار میں کھڑا پایا۔ ماڈرن کوئف ہیر سٹائل میں کٹے بال نفاست سے سیٹ کیے وہ بلیک ٹکسیڈو میں ملبوس تھا۔ اس کا حلیہ دیکھ کر حجر کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کچھ دیر پہلے ہی میٹنگ سے آیا ہے۔

"کہاں تھی آپ؟"اسے دروازہ میں کھڑا دیکھ کر وہ سخت لہجے میں بولا.

"شاپنگ"بیگزاسے دکھاتے ہوئے وہ اطمینان سے بولی تو غصہ ضبط کرنے کے لیے الہان نے لاؤنج میں رکھے جگ سے پانی گلاس میں انڈیلا اور پانی پینے لگا.

"میں نے کہا تھا کہ ڈرائیور کے ہمراہ جانا."کچھ پر سکون ہونے کے بعد وہ دوبارہ گویا ہوا.

"میں توڈرائیور کے ہمراہ ہی گئی تھی."مسکراہٹ دباتے ہوئے وہ بولی.

"جب میں آفس سے آیا تھاڈرائیوردروازے پر موجود تھا جس کا مطلب ہے کہ آپ اس کے ساتھ نہیں گئیں."الہان نے جتایا.

"تومیں نے کب کہا کہ میں آپ کے ڈرائیور کے ساتھ گئی تھی"وہ تعجب سے بولی.

"حجر!!!"وہ برہمی سے بولا.

"آپ نے کہا تھاڈرائیور کے ساتھ جانا.آپ کی بات مانتے ہوئے میں ڈرائیور کے ساتھ ہی گئی تھی مگر وہ آپ کا پرسنل ڈرائیور نہیں ٹیکسی ڈرائیور تھا."پانی گلاس میں انڈیلنے کے بعد,گلاس اسے تھماتے ہوئے وہ جلانے والی مسکراہٹ چہرے پر سجائے گویاہوئی پھر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی جبکہ اپنے غصے کو ضبط کرنے کی خاطر جنجھلا کرالہان اسی کے تھمائے گلاس سے پانی پینے لگا.

New Era Magazine

....

"کیا آپ کو یقین ہے کہ اسی ہسپتال میں عتبہ نے فیونیرل ڈائیریکٹر کے طور پر کام کیا ہے۔؟" وہ دونوں اس وقت ہسپتال کی لابی میں کھڑے تھے جب حجر نے استفسار کیا۔

"اس کے اکاؤنٹ پر دی گئی انفارمیشن کے مطابق وہ ماضی میں فیونیرل ڈائیریکٹر کے طور پر کام کر چکا ہے اور چونکہ عتبہ کہیں نہ کہیں دبئی سے جُڑا ہے سو میں نے اپنے ایک دوست سے کہا تھا کہ دبئی کے سب ہسپتال کے ریکارڈ دیکھ کر بتائے کہ کہیں عتبہ کمال نامی شخص نے فیونیرل ڈائیریکٹر کے طور پر کام کیا ہے۔ خوش قسمتی سے اسے اس ہسپتال کے ریکارڈ میں انہیں عتبہ نامی شخص ملا گیا ہے۔" الہان نے اسے تفصیل بتائی اور ساتھ ہی عتبہ کمال کا ریزیوم اس کی جانب بڑھایا۔ یہ وہ ریزیوم جو اسے ہسپتال کے ریکارڈ سے ملا تھا۔

"فون نمبر بند ہو گا؟" ریزیوم پر لکھے نمبر کی جانب دیکھتے ہوئے وہ بولی۔

"ہمم... نمبر بند ہے۔" الہان نے جواب دیا۔

"ہسپتال سے انفارمیشن لینے کے بعد عتبہ کمال کے ایڈریس پر جائیں گے۔" کہتے ساتھ ہی حجر ریسیپشن پر کھڑی لڑکی کی جانب بڑھی۔

New Era Magazine

"آپ کتنے عرصے سے یہاں جاب کر رہی ہیں؟" خیر مقدمی جملوں کے تبادلے کے بعد اس نے سوال کیا. ریسیپشن پر کھڑی لڑکی انگلش میں کہی گئی اس کی بات کا انگلش میں ہی جواب دے رہی تھی. قومی زبان عربی ہونے کے باوجود دبئی کی آبادی کا ایک بڑا حصہ انگلش بولتا اور سمجھ سکتا ہے. بزنس کلاس طبقے میں تو بولی ہی انگلش زبان جاتی ہے اور سول افراد مثلاً جج وغیرہ بھی انگلش زبان کو ہی ترجیح دیتے ہیں. دبئی میں عربی زبان زیادہ تر مقامی افراد کے بیچ ہی رابطے کے ذریعہ ہے.

"تقریباً چھ ماہ سے." وہ لڑکی ہچکچاتے ہوئے بولی.

"آپ ہسپتال کے سٹاف میں سے کسی ایسے شخص کو جانتی ہیں جو بہت عرصے سے یہاں کام کر رہا ہو؟" وہ استفہامیہ انداز میں بولی.

"جی...ڈاکٹرز اور چند نرسز ایسی ہیں جو سالوں سے یہاں کام کر رہی ہیں." ریسیپشنسٹ کچھ سوچتے ہوئے بولی.

"کیا ان میں سے کوئی اس وقت ہسپتال میں موجود ہے؟" حجر نے سنجیدگی سے استفسار کیا. اس گفتگو کے دوران الہان خاموش کھڑا تھا.

"جی...یاسمین نامی نرس ہیں اس وقت ہسپتال میں"

"کہاں ملیں گی وہ؟"

New Era Magazine

"راہداری کے اختتام سے دائیں جانب مڑ جایئے گا. کار نر سے کچھ قدم کے فاصلے پر پہلی وارڈ ہے جہاں نرس یاسمین کی ڈیوٹی ہے. "ریسیپشنسٹ نے بتایا تو حجر شکریہ کہتے ہوئے وارڈ کی جانب بڑھنے لگی. الہان نے بھی اس کی تقلید کی. وارڈ کے اندر قدم رکھتے ہی اس نے متلاشی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھا. اس وارڈ میں کل چار نرسز موجود تھیں.

"نرس یاسمین کون ہیں؟"ایک نرس کے قریب جا کر حجر نے سوال کیا.

"میں ہوں. کیا کہنا ہے آپ نے؟"وہ فربہ مائل سانولے رنگ کی عورت بولی.

"انویسٹیگیشن کرنی ہے ایک شخص کے بارے میں. کیا آپ کچھ دیر کے لیے باہر آسکتی ہیں؟"حجر رسانیت سے بولی.

"کون ہیں آپ لوگ؟"اپنی ساتھی نرس کو پیشنٹ کا دھیان رکھنے کا اشارہ کر کے یاسمین اب ان کے ساتھ باہر کی جانب قدم بڑھانے لگی تھی. وہ لوگ اب وارڈ کے باہر کھڑے تھے.

"کرائم برانچ, پاکستان"حجر نے اسے بیج دکھایا پھر کوئی تمہید باندھے بغیر بولی.

"عتبہ کمال کو جانتی ہیں آپ؟"

"جی...اس نے اس ہسپتال میں بہت عرصہ کام کیا تھا."اس کا بیج دیکھنے کے بعد نرس ذرا سنجیدہ ہوئی تھی.

"کیسا شخص تھا وہ؟"

"اس نے تقریباً پانچ چھ سال اس ہسپتال میں کام کیا ہے.وہ شروع میں خاموش مزاج اور لا تعلق سا تھا اور مگر آہستہ آہستہ اس کا رویہ تبدیل ہونے لگا تھا.اس کے رویے میں دن بدن غصہ بڑھتا جا رہا تھا.پہلے یہ سوچ کر ہم اس کا بر ہم رویہ براداشت کرتے رہے کہ شاید اس کے گھر میں کوئی مسئلہ چل رہی ہے مگر جب اس کا رویہ یونہی رہا تو چند نرسز اور وارڈ بوائز نے اس کے خلاف کمپلین کر دی.انکوائری کے بعد اسے جاب سے نکال دیا گیا تھا."نرس نے انہیں تفصیل بتائی.

"جاب سے نکالے جانے پر اس نے کسی کو بلیم تو نہیں کیا؟"حجر نے دلچسپی سے سوال کیا.

"اس وقت تو وہ خاموشی سے چلا گیا تھا مگر کچھ دن بعد ایک وارڈ بوائے جس نے اس کی کمپلین کی تھی,اس کی عتبہ کمال کے ساتھ ہاتھا پائی ہوئی تھی.حملہ پہلے عتبہ نے کیا تھا وارڈ بوائے نے صرف اپنا بچاؤ کیا تھا.پولیس ان دونوں کے لے گئی تھی.مجھے نہیں

New Era Magazine

معلوم پولیس سٹیشن میں کیا ہوا مگر اس واقع کے بعد عتبہ کمال کبھی اس علاقے میں دوبارہ نظر نہیں آیا۔"

"یہ واقع کتنی دیر پہلے ہوا تھا؟" اس نے بھنویں اچکائیں۔

"آٹھ نو ماہ پہلے یہ حادثہ ہوا تھا۔" نرس پر سوچ انداز میں بولی۔

"مدد کے لیے بہت شکریہ۔ اگر عتبہ کے بارے میں کوئی اور تفصیل یاد آئے تو اس نمبر پر رابطہ کر لیجیئے گا۔" اپنا کارڈ اسے تھماتے ہوئے حجر بولی پھر واپسی کی جانب بڑھ گئی۔ کارنر مڑتے ہی اس کے کانوں میں ایک نرس کی آواز آئی تو اس کے قدم تھمے۔

"چلے گئے وہ لوگ؟" وہ یاسمین کے ساتھ ڈیوٹی پر موجود دوسری نرس تھی۔ حجر اب دیوار کے ساتھ لگی ان کی باتیں سن رہی تھی۔ اس کی غیر موجودگی محسوس کر کے الہان نے مڑ کر دیکھا تو اسے راہداری کے اختتام پر دائیں جانب مڑتی دیوار کے ساتھ کھڑا پایا۔ اسے متوجہ دیکھ کر حجر نے منہ پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا کہا پھر خود نرسز کی جانب متوجہ ہو گئی۔ الہان بھی اب اس سے کچھ فاصلے پر کھڑا اب ان کی گفتگو سن رہا تھا۔ یاسمین اب دوسری نرس کو کچھ بتا رہی تھی مگر چونکہ وہ دونوں عربی بول رہی تھیں اس لیے ان کی بات حجر کی سمجھ سے باہر تھی۔ بے بسی سے سر جھٹکنے کے بعد وہ الہان سے مخاطب ہوتے ہوئے بہت دھیمی آواز میں بولی۔

"عربی سمجھ میں آتی ہے آپ کو؟"

"ہمم" وہ بے نیازی سے بولا تو حجر نے اس کی جانب مدد طلب نظروں سے دیکھا. اس کی بے بسی سے محظوظ ہوتے ہوئے الہان نے سر ہلا کر اسے تسلی دی اور پھر نرس کی گفتگو سننے لگا. جب تک ان نرسز کی بات ختم نہ ہوئی وہ دونوں وہاں کھڑے رہے پھر جونہی وہ نرسیں واپس وارڈ میں گئیں ان دونوں نے بھی ہسپتال کے خارجی دروازے کی جانب قدم بڑھائے.

"کس بارے میں بات کر رہی تھیں وہ؟" گاڑی میں بیٹھتے ہوئے حجر نے استفسار کیا.

"عتبہ کمال کے متعلق کوئی بات چھپا رہی ہیں وہ ہم سے."

"کون سی بات؟" حجر دلچسپی سے بولی.

"مجھے کیا پتا." وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولا.

"آپ نے ان کی باتیں سنی تھیں. کچھ تو اندازہ ہوا ہو گا نا."

"جو وہ چھپا رہی ہیں وہ انہوں نے ڈسکس نہیں کیا. بس یہی کہہ رہی تھی کہ عتبہ کا جرم ثابت نہیں ہوا تھا اسلیے انہیں اس بارے میں ہمیں نہیں بتانا چاہیے." وہ بے نیازی سے بولا تو حجر اسے دیکھ کر رہ گئی.

"جرم....اس کا مطلب ہے کہ عتبہ کمال پر کسی اور جرم کا بھی الزام ہے۔" وہ پر سوچ انداز میں بولی۔

"ہو سکتا ہے۔"

"میرے خیال سے ہمیں لوکل پولیس کو انوالو کرنا چاہیے۔ پولیس کی معاونت کے بغیر اب ہم کوئی قدم نہیں اٹھا رہے۔ جس جرم کے متعلق وہ نرس بات کر رہیں تھیں لوکل پولیس ہمیں اس کے متعلق بتا سکتی ہے۔" وہ مستحکم لہجے میں بولی۔

"ٹھیک ہے پھر پہلے پولیس سٹیشن چلتے ہیں۔" گاڑی کو پولیس سٹیشن کی جانب جاتے راستے پر ڈالتے ہوئے الہان بولا۔

"ایسے نہیں جا سکتے۔ بیرون ممالک کی پولیس سے مدد لینے کے لیے ہمیں انٹرپول Interpol سے رابطہ کرنا ہو گا۔" وہ فکر مندانہ انداز میں بولی۔

"اب یہ انٹرپول کس بلا کا نام ہے؟" وہ جھنجھلا کر گویا ہوا۔

"آپ کو انٹرپول کا نہیں پتا؟" حجر اس کی عقل پر ماتم کرنے والے انداز میں بولی۔

"جس طرح آپ کو پروگرامنگ کی لینگوج python کا نہیں پتا اس طرح مجھے انٹرپول کا نہیں پتا۔" وہ ڈھٹائی سے بولا۔

"آپ کو اس لینگوج کے متعلق اس لیے معلوم ہے ہے کیونکہ آپ نے کمپیوٹر سائنس پڑھی ہے جبکہ انٹرپول کے متعلق معلوم ہونا تو جنرل نالج میں آتا ہے۔ ویسے آپ کو بنیادی باتیں معلوم ہونی چاہیے۔" افسوس سے سر جھٹکتے ہوئے وہ بولی۔

"کرپٹو گرام بھی ایک بنیادی اور آسان سی چیز ہے آپ کو اسے حل کرنا آنا چاہیے۔"

الہان نے حساب برابر کیا۔

"مجھے حل کرنے آتے ہیں کرپٹو گرام" وہ تڑخ کر بولی۔

"جی میں اچھے سے جانتا ہوں۔" وہ طنزاً بولا۔

"ہم انٹرپول پر تھے۔" حجر نے جتایا۔

"بتائیں کیا ہے انٹرپول؟" اب کی بار وہ سنجیدگی سے بولا۔

"انٹرپول 194 رکن ممالک پر مشتمل ایک انٹرنیشنل آرگنائیزیشن ہے جو سارے ملکوں کی پولیس کے درمیان رابطے کو اور جرم پر قابو پانے کو سہل بناتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی مجرم، جرم کرنے کے بعد کسی دوسرے ملک فرار ہو جاتا تو انٹرپول اس مجرم کا ڈیٹا اس ملک کی لا انفارسمینٹ ایجنسی سے شیئر کرتا ہے جس ملک میں وہ فرار ہو کر گیا ہے اور پھر یوں اس ملک کی لوکل پولیس کو مجرم پکڑنے میں مدد ملتی ہے۔" حجر نے آسان الفاظ میں اسے بتایا۔

"یہ سب تو ٹھیک ہے مگر کتنا وقت لگے اس سب میں؟" الہان نے استفسار کیا.

"ویسے تو انٹرپول کی سروس 24/7 موجود ہوتی ہے مگر کمپلین بھیجنے میں, اسے پراسیس ہونے میں اور پھر دوسرے ملک سے رابطہ کرنے میں وقت لگ سکتا ہے." وہ پرسوچ انداز میں بولی.

"کتنا وقت؟"

"مجھے کچھ اندازہ نہیں ہے." وہ لاپرواہی سے بولی.

"میں آئی جی سر سے بات کر کے دیکھتا ہوں." الہان کی بات کے جواب میں حجر نے سر ہلانے پر اکتفا کیا.

"بیک سیٹ پر میرا کوٹ پڑا ہے اس کی پوکٹ سے فون نکالیں." چند لمحوں بعد وہ دوبارہ گویا ہوا. اس کے عام سے انداز میں بولنے سے حجر یہ جان نہ پائی کہ اس نے حکم دیا ہے یا رکویسٹ کی ہے. وہ یہی سوچنے میں مصروف تھی جب الہان کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی.

"اتنا کوئی مشکل کام تو نہیں کہا میں نے جسے کرنے میں آپ اتنا وقت لگا رہی ہیں."

سوچیں جھٹکتے ہوئے فرنٹ سیٹس کے بیچ موجود جگہ سے حجر نے پیچھے رکھا اس کا کوٹ اٹھایا اور فون کی تلاش میں پوکٹس میں چیک کرنے لگی. کچھ تگ و دو کے بعد اسے فون

مل گیا تھا مگر فون کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں ٹوٹی ہوئی ٹائی پن بھی آئی تھی.ایک نظر ٹائی پن دیکھنے کے بعد اس نے وہ واپس رکھ دی اور فون ہاتھ میں لیے اس کی جانب رخ کیا. فون اس کے ہاتھ میں دیکھ کر الہان نے مصروف سے انداز میں سٹیر نگ پر سے ہٹا کر اپنا دائیاں ہاتھ اس کی جانب بڑھایا. حجر جس نے فون دینے کی نیت سے فون آگے بڑھایا تھا اس کے فضا میں بلند سیدھا کھڑا ہاتھ دیکھ کر الجھن کا شکار ہوئی.اس کا انداز کوئی چیز تھامنے والا ہرگز نہیں تھا.

"فنگر پرنٹ لگوائیں محترمہ" ایک نظر اس کے چہرے کے تاثرات دیکھنے کے بعد الہان جھنجھلا کر بولا.اس کے بولنے کا انداز حجر کو ایک آنکھ نہ بھایا تھا مگر یہ سوچ کر کہ کچھ دیر پہلے نرس کی بات سمجھنے میں اس نے اس کی مدد کی تھی, وہ ضبط کا کڑوا گھونٹ بھر کر رہ گئی.خاموشی سے حجر نے فون پر لگا سینسر اس کی شہادت انگلی کے قریب کیا.

"کال لوگ میں سے آئی جی سر کے نام سے سیو نمبر ڈائل کریں." جیسے فون کا لاک کھلا الہان نے اگلا حکم صادر کیا.اب کی بار حجر کا ضبط جواب دے گیا تھا.

"آپ یہ سب خود کیوں نہیں کر لیتے؟" وہ تپ کر بولی.

"آپ چاہتی ہیں کہ ڈرائیونگ کے دوران فون استعمال کرنے کے جرم میں, آرٹیکل نمبر 32 کے تحت مجھے آٹھ سو درہم جرمانہ ادا کرنا پڑے اور ساتھ میں چار بلیک پوئنٹس

ملیں. چلیں جرمانہ تواداکردوں گا میں مگر مزید بلیک پوئنٹ افورڈایبل نہیں ہیں. پہلے ہی میرے اٹھارہ بلیک پوئنٹس ہو چکے ہیں اور جس دن چوبیس ہوئے اس دن میرا ڈرائیونگ لائیسینس سسپینڈ کردیا جائے گا صرف یہی نہیں ایک سال کے لیے مجھ پر کوئی بھی گاڑی ڈرائیو کرنے پر پابندی لگادی جائے گی. "وہ جل کر بولا.

"ایساہی ہوناچاہیے آپ کے ساتھ. "نمبر ڈائل کرتے ہوئے حجر نے اسی کے انداز میں جواب دیاتوالہان اسے گھور کر رہ گیا. کال ملنے پر حجر نے سپیکر آن کیاتوالہان آئی.جی پولیس کو مختصراًساری بات بتانے لگا. انٹرپول کے ذریعے دبئی پولیس سے رابطہ کرنے پرانہیں کوئی اعتراض نہ تھا مگراس کے لیے انہیں وقت درکار تھا مگرالہان کو معاملہ نمٹانے کی جلدی تھی سواس لیے اس نے انہیں جلداز جلد رابطہ کرنے کی ہدایت دے کر فون بند کیااور کچھ سوچ کر حجر سے ایک اور نمبر ڈائل کروایا. یہ نمبر پولیس فارس میں موجوداس کے جاننے والے کا تھا.

"ایک شخص کی فائل نکلوانی ہے. "چند خیر مقدمی جملوں کے تبادلے کے بعد وہ بولا.

"نام کیاہے؟"دوسری جانب سے ایک بھاری مردانہ آواز آئی.

New Era Magazine

"عتبہ کمال نام ہے. آٹھ نو ماہ پہلے ہی اس نے کوئی جرم کیا تھا سواسی سال کی فائلوں میں کہیں اس کی فائل بھی دبی ہو گی. "وہ رسانیت سے بولا. حجر اس کی گفتگو خاموشی سے ان رہی تھی.

"میں پتا کر کے بتاتا ہوں. "اس شخص نے یقین دہانی کروائی.

"بہت شکریہ. "الوداعی کلمات ادا کرنے کے بعد اس نے بات ختم کی تو حجر نے فون بند کر دیا.

"میں اس کے حق میں نہیں ہوں. "حجر نے احتراز کیا.

"ٹھیک ہے. آپ کرتی رہیں انٹرپول کے جواب کا انتظار.... میں اس معاملے کو لٹکا نہیں سکتا. پہلے ہی مارگلہ ہلز پر سرچ کے باوجود عتبہ کے ٹھکانے کا پتا نہیں چل رہا اس کے علاوہ اب اور کوئی راستہ نہیں ہے فصیحہ اور سارہ کو بچانے کا. ہو سکتا ہے کہ عتبہ کمال کے بارے میں یہاں سے ہمیں کوئی ایسی بات پتا چل جائے جو فصیحہ اور سارہ کو بچانے میں مددگار ثابت ہو. "الہان نے اسے رضامند کرنا چاہا.

"نہیں... یہ طریقہ غلط ہے. کل تک انتظار کر لیتے ہیں ہو سکتا ہے انٹرپول کی مدد سے دبئی کی پولیس سے رابطہ ہو جائے. "اس کی بھوری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے حجر

New Era Magazine

ملتجیانہ انداز میں بولی تو ایک لمحہ لگا تھا الہان کو نرم پڑنے میں. ان کالی آنکھوں کی چمک اسے کچھ بھی کرنے پر راضی کر سکتی تھی. الہان نے دل میں اعتراف کیا.

"ٹھیک ہے. "وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولا تو حجر مسکرائی.

"چلیں مس... اگر آج کے دن مزید کوئی تفتیش نہیں کرنی تو اپنے ٹرانسلیٹر کو ہاف ڈے کی لیو دے دیں. "کچھ توقف کے بعد الہان مسکراتے لہجے میں بولا.

"کیوں؟"حجر مصنوعی رعب سے بولی.

"دراصل میرا نیا نیا نکاح ہوا ہے... سوچ رہا ہوں اپنی منکوحہ کو دبئی گھما لاؤں. "وہ خوشدلی سے بولا.

"آپ کی منکوحہ کو دبئی دیکھنے میں دلچسپی نہیں ہے."

"کیا واقعی؟"الہان نے قدرے تعجب سے دریافت کیا.

"ہمم.... دبئی کی سب ٹورسٹ اٹریکشن جگہیں مثلاً برج خلیفہ, برج العرب, ایکویریم مال, اسکی دبئی, دبئی مال یہ سب میری نظر میں آرکیٹیکچر کے سوا کچھ نہیں ہیں اور آرکیٹیکچر میرے لیے کبھی پرکشش نہیں رہا. "دبئی کی مشہور جگہوں کے نام لیتے ہوئے حجر بولی.

"پھر کہاں جانا پسند کریں گی محترمہ؟"الہان نے دریافت کیا.

"کوئی پرسکون جگہ... جہاں تیز مصنوعی روشنیاں نہ ہوں." حجر بولی تو کچھ دیر سوچنے کے بعد الہان نے گاڑی کا رخ جمیرا بیچ کی جانب موڑا.

....

"کوئی اتنی آسانی سے کسی کی جان کیسے لے سکتا ہے؟ کسی کی سانسیں خلق سے جدا کرتے ہوئے کیا ایک مرتبہ بھی دل نہیں کانپتا؟" وہ دونوں اس وقت جمیرا بیچ پر بیٹھے تھے جب حجر نے استفسار کیا.

"جب آنکھوں پر کسی کی نفرت کی پٹی بندھی ہو تو دل ہرگز نہیں کانپتا. جب کسی اپنے کی زندگی بچانے کے لیے آپ کو کسی اور کی جان لینی پڑے دل تب بھی نہیں کانپتا. دوسروں کو اس تکلیف سے بچانے کے لیے جو آپ نے محسوس کی ہو اگر کسی کا قتل کرنا پڑے تو سودا گھاٹے کا نہیں ہے. ہر مجرم کی نیت بری نہیں ہوتی. ضروری نہیں جو چیز بری نظر آئے وہ حقیقت میں بھی بری ہو." وہ مبہم انداز میں بولا تو حجر استہزائیہ انداز میں مسکرائی.

"زندگی لنڈورم پرنس کی کہانی نہیں ہے."

"لنڈورم پرنس؟" الہان نے ناسمجھی سے اس کی جانب دیکھا.

The Lindworm princeایک مشہور نارویجین فیری ٹیل ہے جس میں ایک خوف ناک لنڈورم آخر میں ایک خوبرو شہزادے میں بدل جاتا ہے....ایسا صرف فیری ٹیلز میں ہی ہوتا ہے. حقیقت میں بری دکھنے والی ہر چیز بری ہی ہوتی ہے جرم چاہے جس مرضی نیت سے کیا گیا ہو جرم ہی رہتا ہے."اس کے انداز میں رعایت نہ تھی.

"کب وہ وقت آئے گا جب آپ میری بات سے اختلاف کیے بغیر اسے خاموشی سے مان لیا کریں گی؟"الہان دلچسپی سے بولا.

" کبھی نہیں."اس نے قطعی انداز میں سر ہلایا.

"یہ سب کب تک چلے گا حجر؟"ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے الہان نے استفسار کیا.

"جب تک آپ اپنے رویے پر معذرت نہیں کر لیتے."وہ بے نیازی سے بولی.

"میرے خیال میں غلطی آپ نے کی تھی اور خفا میں تھا."الہان نے جتایا.

"تو آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ سے معافی مانگوں؟"وہ بھنویں سیکڑتے ہوئے بولی.

"اصولاً ہونا تو ایسا ہی چاہیے مگر میں معافی کا مطالبہ نہیں کر رہا. اگر آپ شرمندہ ہیں تو میں آپ کے معافی مانگے بغیر معاف کر دیتا ہوں."الہان نے تجویز پیش کی.

"بس پھر کر دیں ایسے ہی معاف."وہ لاپرواہی سے بولی.

New Era Magazine

"کر دیا۔ "الہان بولا۔

"اب آپ کی باری ہے معافی مانگنے کی۔ "اسے خاموش دیکھ کر حجر نے احساس دلایا۔

"میں نے کیا کیا ہے جو معافی مانگو؟"الہان تعجب سے بولا۔

"میں نے کیا کیا ہے؟ واہ...اتنی معصومیت...آپ سے بہتر تو میں ہوں جس نے معافی نہیں مانگی مگر اپنی غلطی تسلیم تو کر لی نا۔آپ تو سرے سے ہی مکر گئے ہیں۔"وہ تپ کر بولی۔

"کسی بھی مجرم کو سزا سنانے سے پہلے اسے اس کا جرم بتایا جاتا ہیں۔"

"ٹھیک ہے سنیں پھر.."حجر ایک لمحے کے لیے رکی پھر شکایتوں کی لسٹ ذہن میں لاتے ہوئے بولی

"پریس کانفرنس والے دن آپ نے بیورو میں مجھ سے غصے سے بات کی تھی۔آج تک کسی نے مجھ سے یوں بات نہیں کی یہاں تک کہ فارنے بھی نہیں اور آپ..آپ نے مجھ پر غصہ کیا۔"

"آپ..."الہان نے اپنی صفائی پیش کرنے کے لیے منہ کھولا تو حجر بول اٹھی

"ابھی میری بات ختم نہیں ہوئی۔پہلے خاموشی سے میری سنیں۔"اس کی بات سن کر الہان ضبط کا کڑوا گھونٹ بھرتے ہوئے خاموش ہو گیا۔

"نکاح کا فیصلہ کرتے ہوئے آپ نے میری رائے جاننا بھی ضروری نہیں سمجھا. کم از کم آپ کو مجھ سے مشورہ کر کے فیصلہ کرنا چاہیے تھا. چلیں نکاح کا تو فیصلہ کر لیا آپ نے اس کے بعد جو آپ نے میرا سامان میری مرضی کے خلاف علوی ہاؤس شفٹ کیا اس حرکت پر تو آپ کو کان پکڑ کر معافی مانگنی چاہیے. پھر جب میں آپ سے پوچھنے آپ کے کمرے میں آئی تھی تب آپ نے نہایت اکھڑ انداز میں بات کی تھی اور جب آپ نے کہا تھا نا کہ 'میں نے آپ سے آپ کی رائے نہیں مانگی'.

(حجر اس کی بھرپور نقل اتارتے ہوئے بولی تو الہان کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ ابھری.)

میرا دل کیا تھا کہ آپ کا سر پھاڑ دوں مگر میں ضبط کر گئی تھی." کل کا واقع ذہن میں لاتے ہوئے وہ خفگی سے بولی.

"بہت نیک خیالات رکھتی ہیں آپ میرے بارے میں" سر پھاڑنے والی بات سن کر الہان تاسف سے بولا.

"آپ انہی خیالات کے مستحق ہیں." وہ اطمینان سے بولی.

"اگر کوئی اور شکوہ رہ گیا ہے تو بتا دیں میں ایک دفعہ ہی سب کی معافی مانگ لوں." وہ مدافعانہ انداز میں بولا تو حجر نے کچھ دیر سوچنے کے بعد گویا ہوئی

"نہیں..ابھی کے لیے بس اتنے ہی ہیں اور معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں معاف نہیں کرنے والی۔"وہ بے نیازی سے بولی۔

"پھر کیا چاہتی ہیں آپ؟"الہان نے مدھم لہجے میں استفسار کیا۔

"مجھے واپس اپاٹمنٹ شفٹ ہونا ہے۔"حجر نے اپنا مطالبہ پیش کیا تو سوئی ابھی بھی وہیں ٹکی دیکھ کر الہان کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔اپنے خیال کا اظہار اس کے سامنے کرنے کی بجائے الہان اسے روکنے کا کوئی اور طریقہ سوچنے لگا۔ایک فیصلے پر پہنچتے ہوئے وہ بولا

"ٹھیک ہے اگر آپ اپاٹمنٹ شفٹ ہونا چاہتی ہیں تو ہو جائیں مگر آپ کے ساتھ ساتھ میں اور احتشام چچا بھی وہیں اپاٹمنٹ میں ہی رہیں گے۔"وہ دوٹوک انداز میں بولا تو حجر اس کا منہ دیکھ کر رہ گئی۔

"اپاٹمنٹ میں صرف دو بیڈروم ہیں مگر کوئی بات نہیں ہم ایڈجسٹ کر لیں گے۔میں اور احتشام چچا تو اپنا الگ الگ بیڈروم ہی لیں گے جبکہ آپ کے اور فریحہ کے لیے لاؤنج مناسب رہے گا۔کشن اور کمفرٹر آپ میرے بیڈروم سے ادھار لے سکتی ہیں۔"الہان نے اپاٹمنٹ میں گزرنے والی اس کی باقی زندگی کا خاکہ پیش کیا تو حجر نے جھرجھری لی۔

"آپ مذاق کر رہے ہیں؟"اپنی تسلی کے لیے حجر نے تصدیق چاہی۔

"نہیں....میں سو فیصد سنجیدہ ہوں۔"وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔

"آپ ایسا نہیں کر سکتے." وہ جھنجھلا کر بولی.

"آپ مجھے روک نہیں سکتی. میری مانیں تو خاموشی سے علوی ہاؤس میں رہیں لاؤنج میں رہنے سے تو یہی بہتر ہے." الہان نے مخلصانہ مشورہ دیا تو حجرا سے گھورنے لگی.

"میرے رویے میں تو آپ نے نقص نکال لیے ہیں کبھی آپ نے اپنے رویے پر غور کیا ہے؟ ابھی تو میں نکح کے رتبے پر فائز ہوں اس لیے آپ کا یہ اکھڑ رویہ براداشت کر رہا ہوں جس دن میں شوہر بنا اس دن یہ سب برادشت نہیں کروں گا." الہان نے تنبیہ کی.

"دیکھی جائے گی." وہ لاپرواہی سے گویا ہوئی اور سمندر کی لہروں کو دیکھنے لگی. الہان بھی اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھنے لگا تھا.

"ایک بات مجھے پریشان کر رہی ہے." گردن موڑ کر اس کی جانب دیکھتے ہوئے وہ بولا.

"کیا؟" ہوا کے باعث چہرے پر آتے اپنے بال ایک ہاتھ سے ہٹاتے ہوئے اس نے پوچھا.

"وہ لڑکی جو مجھے دو بلکہ تین دفعہ انکار کر چکی ہو وہ اچانک سے راضی کیسے ہو سکتی ہے؟" الہان دھیمی آواز میں بولا.

"اچانک سے نہیں....تا دیر سوچنے کے بعد راضی ہوئی ہے وہ۔" حجر نے رسانیت سے جواب دیا۔

"کیا وہ لڑکی تفصیلاً بتانا پسند کریں گی؟" وہ نرم لہجے میں بولا۔

"جس دن آپ کی آخری دفعہ اس لڑکی سے اس موضوع پر بات ہوئی تھی اس دن وہ لڑکی لاجواب ہو گئی تھی۔ سوچنے کے باوجود بھی اسے انکار کی کوئی مناسب وجہ نہیں سوجھی تھی مگر اس میں اقرار کا حوصلہ بھی نہیں تھا۔اس دن اسے مشرقی لڑکیوں کی قسمت پر رشک آیا تھا جن کے ماں باپ ان کی جگہ ان کے ساتھی چن کر انہیں اس الجھن سے دور رکھتے ہیں۔ مشرقی بچے سمجھتے ہیں کہ اپنے ماں باپ پر شادی کی ذمہ داری ڈال کر ہم بہت عظیم کام کر رہے ہیں مگر درحقیقت عظیم کام ہمارے والدین کا ہے جو اپنی اولاد کے لیے بہترین ڈھونڈنے میں اپنا وقت اور اپنی قوت صرف کرتے ہیں.... خیر...الجھن سے نجات پانے کے لیے اس لڑکی نے کسی ایسے شخص کو تلاش کرنا چاہا جسے وہ فیصلے کا اختیار سونپ کر بے فکر ہو سکے۔احتشام چچا وہ واحد شخص تھے جس پر وہ ریلائے کر سکتی تھی اس لیے اس نے فیصلے کا اختیار انہیں دے دیا یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ فیصلہ ہمیشہ آپ کے حق میں کریں گے۔اپنے دل کی تسلی کے لیے اس نے یہ کہہ کر خود کو بری الذمہ قرار دے دیا تھا کہ احتشام چچا نے کہا تو میں نے ہاں کی مگر اس کے

New Era Magazine

اندر کہیں یہ تکرار بھی جاری تھی کہ تم ہاں کرنا چاہتی تھی تبھی تو تم نے انہیں کہا تھا.....(وہ کچھ توقف کے بعد دوبارہ گویا ہوئی)....ایسا نہیں ہے کہ میں آپ سے محبت کرتی تھی. درحقیقت محبت کا فلسفہ کبھی میری سمجھ میں آیا ہی نہیں...اور نہ ہی میں نے اسے سمجھنے کی کوشش کی ہے. میرے مطابق محبت سے زیادہ اہم عزت ہے اور میں نے کہیں پڑھا تھا کہ اسلام میں شادی کے لیے شخص کا انتخاب کرتے ہوئے اس کا دین اور اخلاق دیکھنا چاہیے....سو بس میں نے دل میں اقرار کر لیا تھا اور احتشام چچا میرا جواب آپ تک پہنچانے کا ذریعہ تھے." حجر نے اعتراف کیا تو الہان کے دل کا ایک گوشہ پر سکون ہوا اور نہ وہ اس کی ہاں کے بعد اسی الجھن میں تھا کہ کہیں وہ احتشام چچا کا مان رکھنے کے لیے راضی تو نہیں ہوئی.

"مجھے اس قابل سمجھنے کے لیے بہت شکریہ." سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ ذرا سر جھکا کر بولا تو حجر کو اپنا فیصلہ درست ہونے کا یقین ہوا.

"خالی شکریہ سے کام نہیں چلے گا آپ کو بھی مجھے سب بتانا ہوگا."

"کیا؟" وہ ناسمجھی سے بولا.

"سنو کوین والی کہانی...وہ میسج پڑھنے کے بعد سے میں سنو کوین والی قصہ جاننے کے لیے متجسس ہوں." وہ پرجوش انداز میں بولی.

"کیا کریں گی آپ جان کر؟ رہنے دیں اس قصے کو بچپن کی بات تھی. کرپٹو گرام میں بھی سنو کوین اس لیے استعمال کیا تھا کیونکہ اس وقت کوئی اور طرز مخاطب ذہن میں نہیں آیا تھا ورنہ یہ قصہ کھولنے کا ارادہ نہیں تھا میرا" الہان نے جان چھڑانی چاہی.

"ارادہ تھا یا نہیں... مگر اب چونکہ آپ سنو کوین لفظ استعمال کر چکے ہیں اس لیے بتانا تو پڑے گا. کہیں آپ نے یورپین فیری ٹیل 'دا سنو کوین' سے متاثر ہو کر تو سنو کوین کہنا نہیں شروع کیا تھا؟" حجر نے دلچسپی سے استفسار کیا.

"سلسلہ ویسے فیری ٹیل سے ہی شروع ہوا تھا مگر وہ فیری ٹیل 'دا سنو کوین' نہیں تھی." الہان نے تردید کی.

"پھر کون سی فیری ٹیل تھی؟ کیا آپ مجھے وہ فیری ٹیل سنا سکتے ہیں؟ مجھے فیری ٹیلز بہت پسند ہیں." مسکرا کر کہتے ہوئے الہان کو آج وہ بہت مختلف لگی تھی. اس کے مزاج کا اکھڑ پن آج غائب تھا جو الہان نے لیے بہت خوش آئندہ بات تھی.

"جب میں اور پھپھو بحری جہاز میں تھے تب اکثر و بیشتر وہ مجھے فیری ٹیلز سنایا کرتی تھیں جن میں سے زیادہ تر ان کی اپنی تخلیق کردہ ہوتی تھیں. سنو کوین والی کہانی بھی ان کی ہی تخلیق کردہ تھی... یہ کہانی باقی فیری ٹیلز سے کچھ مختلف تھی کیونکہ اس میں لڑکی پہاڑ کی چوٹی پر بنے سفید محل میں رہنے والی سنو کوین تھی جبکہ لڑکا ایک معمولی

دستکار کا بیٹا.... لڑکے کا باپ محل کے مہمان خانے کو اپنی دستکاریوں سے سجانے کے لیے بادشاہ کے محل جایا کرتا تھا. نو عمری میں لڑکا بھی باپ کا ہاتھ بٹانے کی غرض سے محل گیا جب اس کی ملاقات سنو کوین سے ہوئی. وہ دونوں چونکہ ہم عمر تھے اسلیے ان دونوں کی دوستی ہو گئی. لڑکے کے باپ نے محل کے مہمان خانے کو اپنے ہنر سے مکمل سجادیا تھا اسلیے اب اس کا محل آنے کا جواز ختم ہو گیا تھا. دستکار کے بیٹے نے جب اپنی دوست سنو کوین کو کل سے محل نہ آنے کا بتایا تو وہ افسردہ ہوئی اور پھر ملنے کی کوئی اور ترکیب سوچنے لگی. کچھ دیر سوچنے کے بعد سنو کوین نے روز دریا کے کنارے ملنے کا وعدہ کیا اور پھر یوں وہ دونوں دریا کنارے ملنے لگے. وقت کے ساتھ ساتھ ان دونوں کی دوستی مزید گہری ہو گئی وہ دونوں اب بچپن سے نکل کر جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ چکے تھے. سفید پوشاک میں ملبوس سنو کوین کو ہمیشہ برف بنے دریا کے کنارے بیٹھے دیکھنا, اس لڑکے کا پسندیدہ مشغلہ تھا. وہ اب اس کے لیے دوست سے بڑھ کر تھی اور سنو کوین کے صحبت میں وہ ایک انوکھی خوشی محسوس کرنے لگا تھا.... یہ سلسلہ اگلے کچھ سال بھی یونہی چلتا رہتا اگر وہ حادثہ نہ ہوتا..... موسم گرما کے آغاز کی شام میں وہ لڑکا دھوپ کی شعاؤں کے باعث پگھلتے دریا کے کنارے بیٹھا سنو کوین کا انتظار کر رہا تھا مگر رات ڈھل جانے کے باوجود جب سنو کوین نہ آئی تو اسے پریشانی نے گھیرا. گزرے

سالوں میں ایسا پہلی بار ہوا تھا جب وہ ملنے نہ آئی ہو. اگلا دن طلوع ہوتے ہی وہ لڑکا بہانے سے سنوکوین کا پتا کرنے محل گیا تو اسے یہ جان کر دھچکا لگا کہ سنوکوین کل شام سے محل سے غائب ہے. کچھ دیر وہ یونہی بے یقینی کا شکار رہا اور پھر جب اسے حقیقت پر یقین آیا تو وہ سنوکوین کی تلاش میں نکل پڑا. ہر جگہ تلاش کرنے کے باوجود جب اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا تو تھکے ہوئے انداز میں دریا کے قریب ایک درخت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا.

"کہاں چلی گئی ہو تم سنوکوین؟" وہ مغموم لہجے میں بولا. اس سے کچھ فاصلے پر درخت کی شاخ پر بنے اپنے گھونسلے میں بیٹھا فاختہ کا جوڑا اس کی قرب ناک حالت دیکھ کر اس کے قریب آیا

"کیا تم اس خوبصورت لڑکی کو تلاش کر رہے ہو جو روز اس دریا کے کنارے تم سے ملنے آتی ہے؟" فاختہ نے اپنے شک کی تصدیق کرنے کے لیے پوچھا.

"ہمم... وہ کل شام سے لاپتا ہے. بادشاہ کا کہنا ہے کہ وہ کل شام معمول کے مطابق دریا پر آنے کے لیے گھر سے نکلی تھی مگر میں جب کل یہاں آیا تھا تب وہ یہاں نہیں تھی. جانے کہاں چلی گئی ہے." اس نے افسردگی سے سارا قصہ سنایا.

(حجر مکمل توجہ سے الہان کے منہ سے سنوکوین کی کہانی سن رہی تھی.)

"کل وہ یہاں آئی تھی۔"فاختہ یقین انداز میں بولی۔

"تم لوگوں کو معلوم ہے وہ کہاں ہے؟ کیا تم لوگ دریا کے قریب ہی کہیں رہتے ہو؟" لڑکے نے لمحے کی تاخیر کیے بغیر سوالات کیے۔اس کی بات سن کر دونوں فاختاؤں میں نظروں کا تبادلہ ہوا پھر مادہ فاختہ بولی

"ہم سامنے والے درخت کی شاخ پر بنے گھونسلے میں رہتے ہیں.... کل شام گھونسلے کی جانب واپس مڑتے ہوئے مجھے وہ سنوکوین دریا کے قریب آتے دکھائی دی تھی۔وہ کل معمول کی نسبت ذرا جلدی دریا کے کنارے آکر تمہارے انتظار میں بیٹھ گئی تھی۔اسے وہاں بیٹھے کچھ ہی لمحے گزرے تھے جب اچانک سے دریا میں سے ایک بڑا سا سیٹس 'Cetus' نکلا اور سنوکوین کو اپنے قبضے میں کرتے ہوئے واپس پانی میں گم ہو گیا۔" فاختہ نے آنکھوں دیکھا حال بیان کیا۔

"سیٹس یعنی سمندری مونسٹر؟"اس لڑکے نے حیرت سے دریاقت کیا۔

"ہمم"فاختہ نے تائید کی۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ سیٹس فاختہ کو کہاں لے کر جا سکتا ہے؟"لڑکے نے امید کا دامن تھامتے ہوئے استفسار کیا۔

"پکا تو نہیں پتا مگر اپنے باپ دادا کے منہ سے سنا ہے ہم نے کہ سیٹس, اٹلانٹس 'Atlantis' کے شہر 'lost' میں رہتے ہیں." فاحتہ رازدارانہ انداز میں بولی.

"اٹلانٹس تو وہی ملک ہے نہ جو سمندر میں ڈوب گیا تھا." لڑکے نے پوچھا تو فاحتہ نے اثبات میں سر ہلایا.

"کیا تم لوگوں کو معلوم ہے کہ اٹلانٹس تک کیسے جایا جا سکتا ہے؟ سمندر کی گہری میں موجود ملک اٹلانٹس کے شہر لوسٹ سے سنو کوین کو نکالنے میں تم لوگ میری مدد کر سکتے ہو؟"

"ہم تو آسمان پر اڑنے والی مخلوق ہیں ہمیں سمندر کی گہرائیوں کے راز نہیں معلوم." فاحتہ صاف گوئی سے بولا.

"کیا تم کسی ایسے شخص کو جانتے ہو جو میری مدد کر سکے؟" وہ لڑکا اتنی جلدی ہمت نہیں ہارنا چاہتا تھا اسے ہر حال میں اپنی سنو کوین کو بچانا تھا.

"صرف ایک ہی شخص تمہاری مدد کر سکتا ہے مگر اس تک رسائی حاصل کرنا ذرا مشکل ہے."

"کون؟" لڑکے نے بے تابی سے پوچھا.

"Giant turtle" دونوں فاحتہ ایک ساتھ بولے.

"یہ ایک بوڑھا کچھوا ہے جسے یقیناً معلوم ہو گا کہ اٹلانٹس سمندر کے کس حصے کی گہرائی میں موجود ہے۔ تم اس سے مدد لے سکتے ہو مگر اسے تلاش کرنا تمہارا کام ہے۔" اتنا کہنے کے بعد وہ فاختہ کا جوڑا واپس اڑ کر اپنے گھونسلے میں جا بیٹھا جبکہ لڑکا بے چارگی سے ان کو دیکھتا رہ گیا۔ کچھ دیر یونہی بیٹھنے کے بعد اس نے سنو کوین کو بچانے کی غرض سے اپنی ساری ہمت ایک مرتبہ پھر مجتمع کی اور کچھوے کی تلاش میں نکل پڑا۔ اس نے سن رکھا تھا کہ کچھوے عموماً پانی میں رہتے ہیں مگر دھوپ لینے کے لیے انہیں کچھ دیر خشکی پر بھی آنا پڑتا ہے۔ کچھوے عام طور پر نم اور سایہ دار جگہوں پر موجود ہوتے ہیں اس لیے وہ دریا کے کنارے کسی ایسی جگہ کی تلاش میں چلنے لگا۔ کئی گھنٹے چلنے کے بعد وہ ایک ایسی جگہ پہنچا جہاں سورج کی سیدھی شعائیں، سایہ دار درخت اور دریا کا بہتا ہوا پانی تھا۔ کسی بھی کچھوے کے باسک کے لیے یہ جگہ مناسب تھی اسلیے وہ جائنٹ ٹرٹل کے یہاں آنے کی امید لیے ایک پتھر پر بیٹھ گیا۔ وقت گزاری کے لیے وہ قریب پڑے چھوٹے پتھر اٹھا کر دریا میں پھینکنے لگا۔ وہ اس کام میں مصروف تھا جب دریا میں ایک بڑی سی لہر آئی اور ساتھ سے ایک کڑک دار آواز گونجی

"کون ہے جس نے مجھے پتھر مارنے کی جرات کی؟" یہ آواز سن کر لڑکے نے ہڑ بڑا کر مٹھی میں تھامے پتھر وہیں پھینکے اور مودب انداز میں کھڑا ہو گیا. اس کے بالکل سامنے ایک بڑا سا ٹرٹل پانی سے نکل کر زمین کی جانب بڑھ رہا تھا.

"میں معافی چاہتا ہوں. مجھے معلوم نہیں تھا کہ دریا کی گہرائی میں آپ موجود ہیں." وہ لڑکا شرمندگی سے بولا.

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" وہ کچھوا بوڑھا ضرور تھا مگر اس کی آواز کی کڑک ابھی برقرار تھی.

"میں آپ کے انتظار میں بیٹھا تھا. مجھے آپ کی مدد کی ضرورت ہے." وہ ملتجیانہ انداز میں بولا.

"کیسی مدد؟"

"مجھے دریا کی گہرائی میں ڈوبے ملک اٹلانٹس کے شہر لوسٹ کے بارے میں معلوم کرنا تھا. کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ کہاں ہے اور میں وہاں کیسے جا سکتا ہوں؟" اس کی بات سن کر کچھوے نے تنقیدی نگاہوں سے اس کا جائزہ لیا.

New Era Magazine

"کیا کرنا ہے تم نے وہاں جا کر؟" اس کے سخت لہجے میں پوچھنے پر لڑکے نے اسے سیٹس کے سنو کوین کو لے جانے کے متعلق بتایا. اس کی بات سن کر کچھوے کا دل نرم ہوا.

"سیٹس سمندری مخلوقات میں سے سب سے زیادہ خرافاتی مخلوق ہے. اٹلانٹس میں موجود ان کی سلطنت میں ہر دس سال بعد ملکہ بدلتی ہے اور ہر دس سال بعد یہ ایک انسانی جان کی تلاش میں نکلتے ہیں تاکہ وہ اسے اپنی ملکہ بنا سکیں. اس دفعہ وہ تمہاری سنو کوین کو ملکہ بنانے کے لیے لے گئے ہیں. " کچھوے نے اسے تفصیل بتائی.

"ہمیں انہیں سنو کوین کو ملکہ بنانے سے روکنا چاہیے. ہمیں اسے وہاں سے نکالنا چاہیے" وہ بے تابی سے بولا.

"وہ اب تک اسے اٹلانٹس کا پھل کھلا چکے ہوں گے اور اٹلانٹس کا پھل ایسا ہے جسے کھا کر انسان اپنا ماضی بھول جاتا ہے. "

"آپ اس سب کی فکر نہ کریں. سنو کوین میرا لمس کبھی نہیں بھول سکتی. میرے لمس سے اسے سب کچھ یاد آجائے گا آپ بس کسی طرح مجھے اٹلانٹس لے جائیں. " اس نے اصرار کیا تو کچھ دیر سوچنے کے بعد کچھوے نے ہامی بھری. سمندری پودوں پر گزارا کرتے ہوئے اس نے صرف اپنی سنو کوین کے لیے سمندر میں کئی دن گزارے تھے.

دریاکے بہاؤکے ساتھ بہتے بہتے سمندر کی تہہ تک پہنچنے میں انہیں کئی دن لگ گئے تھے مگراس سفر میں ایک لمحے کے لیے بوڑھے کچھوے اوراس لڑکے نے ہمت نہ ہاری اور آخرکارایک دن وہ اٹلانٹس کے لوسٹ شہر پہنچ گئے.

"سیدھاسنوکوین کی تلاش میں لوسٹ شہر کے محل میں مت جانا.پہلے صورت حال کو سمجھنا پھر کوئی کاروائی کرنا."اسے لوسٹ شہر کے دریچوں کے قریب چھوڑتے ہوئے اس ضعیف کچھوے نے مشورہ دیا.

"شکریہ."وہ تشکر آمیز نظروں سے ان کی جانب دیکھتے ہوئے بولا.

"شکریہ کی ضرورت نہیں ہے. جلدی سے جاؤاور سنوکوین کولے کرآؤمیں تمہارے انتظار میں یہیں کھڑاہوں."کچھوے بولاتووہ لڑکاسرہلاتے ہوئے دریچے پار کرگیا.

کچھوے کی بات پر عمل کرتے ہوئے وہ سیدھا محل میں جانے کی بجائے ایک جانور کی اوٹ میں ہو کراس نے سارے شہر کا جائزہ لیا.پورے شہر میں سمندری مخلوقات موجود تھیں. بازار سے کچھ فاصلے پراسے سمندری گھوڑے نظرآئے جودیکھنے میں شاہی معلوم ہوتے تھے.دوسروں کی نظروں سے چھپتے چھپاتے اس نے بازار سے گھوڑوں کاایک شاہی لباس اٹھاکراپنے وجودڈھانپااور پھران کی تقلید میں محل میں

New Era Magazine

داخل ہو گیا. محل کا تنقیدی نگاہوں سے جائزہ لینے کے بعد وہ ستون کی اوٹ میں کھڑا ہو گیا.

"حاؤیہ ملکہ کے کمرے میں دے آؤ." وہ وہیں کھڑا تھا جب اس کے قریب سے گزرتی دو مچھلیوں میں ایک بولی. دوسری مچھلی کی بات پر عمل کرتے ہوئے وہ مچھلی اب ملکہ کے کمرے کی جانب بڑھنے لگی تھی. اس لڑکے نے اس کی تقلید کی اور لمحوں میں خود کو ملکہ کے کمرے کے باہر پایا. مچھلی کی واپسی کے انتظار میں وہ باہر ہی کھڑا رہا پھر جیسے ہی مچھلی کمرے سے نکلی وہ اندر داخل ہوا. اندر کا منظر دیکھ کر اس کی نظریں پلٹنے سے انکاری تھیں. وہ وہی تھی.... اس کی سنوکوین... بے تاثر سا چہرہ لیے وہ بیڈ کی پائیتی کے قریب بیٹھی تھی. دروازے پر کسی کی موجودگی محسوس کر کے سنوکوین نے سر اٹھایا اور پھر کسی انجان شخص کو دیکھ کر اس نے بے تاثر چہرے سے سر واپس جھکا لیا. اس کی آنکھوں میں بیگانی دیکھ کر لڑکے کا دل کٹ کر رہ گیا تھا. لمحے کی تاخیر کیے بغیر وہ آگے بڑا اور اس ہاتھ تھام کر اس کے قریب بیٹھ گھٹنوں کی بل بیٹھ گیا.

"میری طرف دیکھو سنوکوین.. میں ہوں تمہارا دوست" یہ اس کے ہاتھوں کا لمس تھا یا نگاہ کی حدت جس کے باعث سنوکوین کے دل پر جمی برف پگھل گئی تھی. اسے اس کا سارا ماضی یاد آگیا تھا. اس کی آنکھوں سے اب آنسوؤں کی برسات ہونے لگی تھی.

"مجھے سمند... سمندری مخلوق.. لے" وہ ہچکیوں کے درمیان اسے دریا پر سے غائب ہونے کی وجہ بتا رہی تھی.

"میں سب جانتا ہوں سنو کوین... جو برا ہو چکا ہے اسے بھول جاؤ اور اب بس یہاں سے نکلنے کی تیاری کرو." اس شانوں سے تھام کر کھڑا کرتے ہوئے وہ بولا تو اس نے آنسو صاف کرتے ہوئے سر ہلا یا. وہ لڑکا تھوڑی بہت مشکلات کا سامنے کرنے کے بعد اسے سیٹس کے محل سے واپس لے آیا تھا اور پھر کچھوے کی مدد سے واپس خشکی پر آ گئے تھے. جب وہ لڑکا سنو کوین کو محل لے کر گیا تو مہینوں بعد اپنی بیٹی کی شکل دیکھ کر بادشاہ کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں. سنو کوین کو ڈھونڈنیں کے انعام میں بادشاہ نے لڑکے کو منہ مانگا تحفہ دینے کا کہا تو لڑکے نے لمحے کی تاخیر کیے بغیر سنو کوین کو بادشاہ سے مانگ لیا. زبان سے الفاظ نکل چکے تھے اس لیے چاہتے ناچاہتے بادشاہ نے سنو کوین کی شادی دستکار کی بیٹے سے کروا دی اور....."

And then they live happily ever after"

الہان کہانی کا اختتام سنا رہا تھا جب حجر اس کی بات کاٹ کر مسکراتے لہجے میں بولی.

الہان نے اس کے بات پر سر ہلا یا.

"ویسے آپ کہانی بہت اچھی سناتے ہیں آپ کو storyteller ہونا چاہیے تھا." حجر نے کھلے دل سے اس کی تعریف کی. اس نے واقعی کہانی بہت اچھی طرز سے سنائی تھی کہ حجر کو لگا تھا کہ وہ واقعی لڑکے ساتھ ساتھ سنو کوین کی تلاش میں سفر کر رہی ہے.

"پھپھو کو یہ فیری ٹیل بہت پسند تھی. انگنت مرتبہ انہوں نے یہ مجھے سنائی تھی کہ اتنے سال گزرنے کے باوجود بھی مجھے یہ حرف بہ حرف یاد ہے." اس کے صبیح چہرے کو دیکھتے ہوئے الہان بولا.

"پھر کیا ہوا؟" حجر نے دلچسپی سے پوچھا.

"پھر کہانی ختم ہو گئی." وہ جل کر بولا.

"میں پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ یہ کہانی آپ کی زندگی سے کب جُڑی؟ آپ نے کب سنو کوین کی تلاش شروع کی؟" حجر نے اس کی عقل پر افسوس کرتے ہوئے مطلب واضح کیا.

"یہ سب بابا اور پھپھو کی کیا دھرا ہے. میرے معصوم ذہن میں وہی دو الٹی سیدھی باتیں بٹھاتے تھے. صیاد کی طرف سے دھیان ہٹانے کے لیے پھپھو مجھے یہ کہانیاں سناتی تھیں اور پھر جب میں بابا کے سرپرستی میں گیا تو امبرین آنٹی کے مشورے سے انہوں نے مجھے زندگی کی جانب واپس لانے کے لیے جینے کا مقصد دیا. پھپھو نے وفات

کے وقت مجھ سے آپ کو ڈھونڈنے کا وعدہ لیا تھا اور سیشن کے دوران بے دھیانی میں, میں نے یہ بات امبرین آنٹی کو بتادی تھی."وہ ایک لمحے کے لیے رکا تو حجر بے تابی سے بولی

"پھر؟"

"پھر کیا..جب یہ بات باباتک پہنچی تو گھر آ کر وہ مجھے پھپھو کے کمرے لے گئے اور وہاں آپ کے بچپن کی ہر تصویر مجھے دس دس دفعہ دکھائی گئی اور ساتھ کا آپ کا طویل تعارف کروایا گیا."اس کے بتانے کا انداز حجر کو مسکرانے پر مجبور کر رہا تھا.

"کیسا تعارف؟"

"یہی کہ آپ آنی کی بیٹی ہیں. بچپن میں میری آپ سے بہت دوستی تھی..وغیرہ وغیرہ"بے دھیانی میں وہ انیہ کو آنی کا کہہ گیا تھا.

"میں بے توجہی سے بابا کی باتیں سنتے ہوئے تصویریں دیکھ رہا تھا جب میری نظر ایک تصویر پر ٹھہری."

"کون سی تصویر؟"اس کے پوچھنے پر الہان نے کوٹ کی پوکٹ سے اپنا والٹ نکال کر اسے تھمایا.

"کیا کروں اس کا؟"ایک نظر والٹ کو دیکھنے کے بعد حجر نا سمجھی سے بولی.

"میرے سر میں دے ماریں۔"الہان جل کر بولا تو اس کی بات پر فوراً عمل کرنے کے لیے حجر نے اس کے سر کا نشانہ لیا

"کھول کر دیکھیں اسے...پاگل لڑکی"اس کے ماتھے کو شہادت کی انگلی سے پیچھے کی جانب ہلکا سا دھکیلتے ہوئے الہان بولا۔اس کی حرکت پر حجر اسے گھورتے ہوئے تپ کر بولی۔

"پہلے ہی سیدھی طرح بتا دیتے۔بھلا مجھے الہام ہونا کہ میں اسے کھول کر دیکھنا ہے۔"وہ اب اس کا والٹ کھول کر اس لگی تصویر دیکھ رہی تھی۔

"یہ تصویر تھی جس پر میری نگاہیں ٹھہریں تھیں۔جانتی ہیں کیوں؟"الہان نے استفسار کیا۔

"کیونکہ اس میں نے سفید کپڑے پہنے ہیں اور بیک گراؤنڈ میں برف موجود ہے۔یہ تصویر کہیں نہ کہیں آپ کے ذہن میں موجود سنو کوین کے تصور سے ملتی جلتی ہے۔

اس تصویر میں میرے سفید کپڑوے اور برف دیکھ کر آپ کو سنو کوین یاد آئی تھی۔اس لیے آپ نے مجھے سنو کوین کہنا شروع کر دیا۔"حجر نے اندازہ لگایا۔

"ہممم...اور جونہی تصویر دیکھ کر میں نے سنو کوین بولا بابا نے ذہن میں ایک منصوبہ بنایا۔امبرین آنٹی سے کہہ کر انہوں نے ٹاک تھیراپی میں سنو کوین والی ساری کہانی مجھ

سے اگلوائی. کہانی جاننے کے بعد انہوں نے میرے ذہن میں یہ بات بٹھانا شروع کر دی کہ میری سنو کوین بھی کہیں کھو گئی ہے اور مجھے اسے ڈھونڈنا ہے. سنو کوین کو ڈھونڈنے کے لیے میں واقعی سنجیدہ ہو گیا تھا. ایس پی ڈی اب کہیں پیچھے رہ گیا تھا. میری زندگی کا نیا باب کھل چکا تھا. بابا نے مجھ سے کہا کہ سنو کوین کو ڈھونڈنے کے بعد اگر میں نے سنو کوین کو اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں تو مجھے سکول جانا ہوگا, اچھا بچہ بننا ہوگا تاکہ جب میں بادشاہ سے سنو کوین کو مانگو تو انہیں انکار کی وجہ نہ مل سکے. پھر وہ مجھے بلیک میل کر کے مجھ سے ساری باتیں منواتے گئے. بارہ سال کا بچہ جس نے اپنی آدھی سے زیادہ زندگی ایک جیل نما کمرے میں گزاری ہو اسے بھلا دنیا کی چالاکیاں کہاں معلوم ہوتی تھیں.... اس لیے وہ بڑی آسانی سے بابا کی باتوں میں آگیا." الہان نے سارے قصے میں خود کو معصوم ظاہر کرنے کی پوری کوشش کی.

"مگر یہ فینٹسی صرف بچپن تک ہی ساتھ رہی تھی. جب جوانی کی دہلیز پر قدم کھا تو احساس ہوا کہ نہ ہی سنو کوین حقیقت میں ہے اور نہ ہی فاختہ اور کچھوے جیسے مددگار... زندگی کے میدان میں جو بھی کرنا اپنے بل بوتے پر کرنا ہے. بابا کے وفات کے بعد زندگی بالکل بدل گئی تھی. پھپھو کے بعد بابا نے ہی مجھے سنبھالنا تھا. مگر بابا کے بعد احتشام چچا تھے مگر دو دفعہ اپنوں کی چھن جانے کی تکلیف میں محسوس کر چکا تھا اس

لیے میں نے ان سے جذباتی وابستگی قائم نہیں کی. بابا کی وفات کے کچھ دن بعد سب کچھ احتشام چچا کو دے کر میں امریکہ چلا گیا تھا.اس کے بعد کی زندگی مصروف ترین تھی. پڑھائی اور ساتھ ساتھ ہنٹر گیم بنانا بہت مشکل مرحلہ تھا. گیم ڈیزاین کرنا اور گیم پروگرام کرنا دو الگ الگ شعبے ہیں مگر ہنٹر کی ڈیزائنگ سے لے کر فائنل گیم میں نے تیار کی. خیر اس سارے عرصے میں ان چار نمونوں کے علاوہ ایک امید میرے ساتھ تھی. آپ کے واپس ملنے کی امید.... آپ کی تلاش کا سلسلہ میں نے کبھی نہیں روکا تھا اور نہ میں نے گیواپ کیا تھا. امریکہ میں اپنے دوست کے پاس پولیس سٹیشن بھی میں آپ کی ڈھونڈنے کے سلسلے میں ہی گیا تھا جب آپ پہلی دفعہ مجھے نظر آئی تھیں. آپ کا نام جاننے کے بعد کہیں نہ کہیں مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ آپ وہی ہیں جس کی مجھے تلاش تھی. مگر اس وقت میرے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا اس لیے میں نے خاموش رہنا بہتر سمجھا. پاکستان میں بچوں کے اغواہ اور باز کے نشان کے کیس کا شروع ہوا تو مجھے لگا کہ یہ اچھا طریقہ ہے سچائی سامنے لانے کا اسلیے میں نے آپ کو کیس لینے پر مجبور کیا." وہ دھیمے لہجے میں اسے حقیقت بتا رہا تھا جبکہ حجر پوری توجہ سے اسے سن رہی تھی.

"سوچیں اگر میں آنیہ علوی کی بیٹی نہ ہوتی تو تب آپ مجھ سے نکاح کرتے؟" کب سے ذہن میں گردش کرتا سوال حجر پوچھ بیٹھی.

New Era Magazine

"ناممکنات کے بارے میں سوچ کر میں خود کو پریشان نہیں کرتا." وہ لاپرواہی سے بولا.

"جواب دیں مجھے... اگر میں آنیہ علوی کی بیٹی نہ ہوتی تو؟" حجر پوچھنے پر بضد تھی.

"تو میں تب بھی آپ سے ہی شادی کرتا." وہ پریقین انداز میں بولا.

"کیوں؟" اس نے بھنویں اچکائیں.

"کیونکہ آپ مجھے اچھی لگی تھیں.... یہی سننا چاہتی ہیں آپ؟ مگر میں یہ نہیں کہنے والا.... آپ کا اکھڑ رویہ مجھے بالکل پسند نہیں آیا تھا." الہان اسے زچ کرنے کے لیے بولا.

"تو آپ کون سا مجھے پسند آئے تھے. رتی برابر پسند نہیں آئے تھے آپ مجھے." وہ واقعی اس کی بات سن کر تپ گئی تھی.

"اب تو نکاح ہو گیا ہے حجر. اب کچھ نہیں ہو سکتا. اگر ناپسند بھی ہوں تب بھی زندگی تو میرے ساتھ ہی گزارنی ہو گی."

"آپ چاہتے ہی نہیں کہ ہم سکون سے بیٹھ کر بات کر سکیں." وہ اپنی نشست سے اٹھتے ہوئے غصے سے بولی.

"آپ بھول رہی ہیں کہ ہر دفعہ صلح کے لیے پہل میں ہی کرتا ہوں." الہان نے محظوظ ہوتے ہوئے اسے بتایا.

"ہر دفعہ غلط رویہ بھی آپ ہی اپناتے ہیں." کہتے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے وہاں سے چل دی.

"ارے... مجھے تو لیتی جائیں." الہان نے ہانک لگائی پھر خفیف سے انداز میں سر جھٹکتے ہوئے وہ سبک رفتاری سے اس کے پیچھے جانے لگا.

....

نوٹ

صیاد از رباب تنویر پڑھنے کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِ ثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہوا گر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ(نیوایرا میگزین)

New Era Magazine

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین